سوال

(01) قرآن کی جن آیات میں حساب وکتاب کا ذکر ہویا استفہام و سوال وغیرہ۔اس کا جواب پڑھنے والا دے یا سننے والا بھی۔

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قرآن مجید کی وہ آیتیں جن میں استفہام و سوال ہے جیسے فَبِاَیِّ اٰلاَئِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَان ۔ ''اَلَیْسَ ذٰلِکَ بِقَادِرٍ عَلٰی اَنْ یُّحْیِ الْمَوْتٰی وغیرھم یا دیگر آیتیں جن میں حساب وکتاب کا ذکر ہو جیسے اِنَّ اِلَیْنَا اِیَابَھُمْ ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا حِسَابَھُمْ وغیرہ جب پڑھ یجائیں تو کیا ان کے جوابات یا دعائیں حسب موقع صرف پڑھنے والے ہی دے سکتے ہیں یا سننے والے بھی جوابی دعائیں پڑھیں اور نماز میں صرف امام ہی جواب دے سکتا ہے یا مقتدی کو بھی جواب دینا چاہیے، نیز یہ بھی تحریر فرمائیے کہ جوابی دعا بلاند آواز سے پڑھی جائے یا آہستہ اور یہ جواب دینا مستحب ہے یا فرض و سنت؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

آیاتِ مذکورہ کا جواب جس طرح قاری کو دینا چاہیے اسی طرح سامع کو بھی دینا چاہیے۔ اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بوقت قرأت ان آیتوں کا جواب دیناثابت ہے اور آپ کا ہر قول وفعل امت کے لیے ہر وقت دستور العمل ہے تاوقتیکہ اس کی تخصیص وقت خاص یا شخص خاص یا حالت خاص کے ساتھ ثابت نہ ہو مثلاً رفع الیدین اور وضع الیدین علی الصدر اور سبابہ فی التشہد اور جلسۂ استراحت اور تورک اور قبل افتتاح قرأت کے اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا۔ یا اِنِّی وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ الخ یا اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ پڑھنا یا رکوع میں سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ اور سجدہ میں میں لک سَجَدَ وَجْھِیَ وَعِظَامِیْ وَمُخِّیْ پڑھنا وغیر ذالک یہ ایسے افعال ہیں جن کی مسنونیت میں کوئی شک نہیں کیا جاسکتا اور امت محمدیہ میں سے ہر شخص کے لیے یہ افعالمسنون ہیں خواہ وہ شخص امام ہو یا مقتدی، خواہ منفرد ہو، حالاں کہ یہ کہیں ثابت نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مقتدیوں کو ان امور کی تعلیم فرمائی ہو یا عام طور پر حکم دیا ہے۔ پھر بھی یہ احکام ہر شخص کے لیے اسی وجہ سے عام رہے ہیں کہ آپ نے فرمایا ہے کہ صَلُّوْا کَمَا رَاَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ یعنی تم اسی طرح نماز پڑھو جیسا کہ تم مجھے پڑھتے دیکھتے ہو اور قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ۔ پس بنا بر تقریر ہذا آیاتِ مسئولہ کا جواب ہر شخص کو دینا چاہیے عام ازیں کہ قاری ہو یا سامع نماز میں ہو یا غیر نماز میں، اتباعاً لفعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم کما رواہ ابو داؤد عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا قَرَأَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی قَالَ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی۔'' اور ایک روایت میں ہے کہ عَنْ مُوْسیٰ بْنِ عَائِشَۃَ قَالَ کَانَ رَجُلٌ یُصَلِّیْ فَوْقَ بَیْتِہٖ وَکَانَ اِذَا قَرَأَ اَلَیْسَ ذَالِکَ بِقَادِرٍ عَلٰٓی اَنْ یُّحْیِیَ الْمَوْتٰی قَالَ سُبْحَانَکَ فَبَلٰی فَسَاَلُوْا عَنْ ذَالِکَ فَقَالَ سَمِعْتُہٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بیہقی میں ہے عَنْ عَلِیٍّ اَنَّہٗ قَرَأَ فِی الصُّبْحِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی فَقَالَ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی (الحدیث) ابو داؤد میں عوف بن مالک الاشجعیؓ سے روایت ہے کہ قُمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ لَیْلَۃً فَقَامَ فَقَرَأَ سُوْرَۃَ الْبَقَرَۃِ لَا یَمُرُّ بِاٰیَۃِ رَحْمَۃٍ اِلَّا وَقَفَ فَسَأَلَ وَلَا یَمُرُّ بِاٰیَۃِ عَذَابٍ اِلَّا وَقَفَ فَتَعَوَّذَ قَالَ ثُمَّ رَکَعَ بِقَدْرِ قِیَامِہٖ یَقُوْلُ فِیْ رُکُوْعِہٖ سُبْحَانَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَکُوْتِ وَالْکِبْرِیَائِ وَالْعَظَمَۃِ ثُمَّ سَجَدَ بِقَدْرِ قِیَامِہٖ ثُمَّ قَالَ فِیْ سُجُوْدِہٖ مِثْلَ ذَالِکَ ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ بِاٰلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَرَأَ سُوْرَۃً (الحدیث) ترمذی میں حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز صحابہ کرام کے سامنے سورۂ رحمن شروع سے آخر تک پڑھی، صحابہ چپ رہے اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہی سورۃ لیلۃ الجن میں جنّات پر جب میں نے پڑھی تو انہوں نے تم سے بہتر اس کا جواب دیا۔ جب بھی میں فَبِاَیِّ اٰلاَئِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَان پڑھتا تو جنات ان لفظوں کے ساتھ اس کا جواب دیتے۔ ''لَا بِشَیْئٍ مِنْ نِعَمِکَ رَبَّنَا

نُكَذِّبُ فلكَ الحَمْدُ۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہواکہ اس قسم کی آیتوں کا جواب قاری یا مصلی کے اعتبار سے نہیں بلکہ خوداس کلام پاک کے معنی اور موقعہ کے لحاظ سے ہے جب ہی توآپ نے صحابہ کرام کے سکوت پر اعتراض فرمایا اورجنات کے جواب دینے کومدحیہ طور پر ذکر فرمایا، گویا آپؐ نے اس طرح کر کے صحابہ کو تعلیم دی کہ اس قسم کی آیتوں سے جب تمہا اگذر ہو تواس کا جواب ضرور دو۔ اسی طرح آیت اَلَيْسَ ذَالِكَ بِقَادِرٍ عَلٰى اَنْ يُّحْيِ الْمَوْتٰى اور اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ۔ سننے والے کواس کا جواب لفظ ''بلٰی'' سے دینا چاہیے۔ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى میں حکم ہے کہ رب کی پاکی بیان کروخ اس کے جواب میں قاری کو بھی اور سامع کو بھی۔ ''سبحان ربی الاعلیٰ کہنا چاہیے۔ اسی طرح جب عذاب کی آیت پڑھی جائے توعذاب نار سے پناہ مانگنا چاہیے اوراگر رحمت کی آیت تلاوت کی جائے تواللہ تعالیٰ سے اس کو طلب کرنا چاہیے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی دستور تھا۔ ہم کو بھی اس کے مطابق عمل کرنا چاہیے (اسی قسم کا بیان امام نووی کی ''کتاب الاذکار'' میں موجود ہے۔ ۱۲ واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد3 ص 102-104

محدث فتویٰ